زِندگی کا کلام

حوالہ: امثال 30:1-9

’’یاقہ کے بیٹے اجور کے پیغام کی باتیں:

اِس آدمی نے اتی ایل ہاں اتی ایل اور اکال سے کہا

یقیناً مَیں ہر ایک اِنسان سے زیادہ حیوان ہوں اور اِنسان کا سا فہم مجھ میں نہیں

مَیں نے حکمت نہیں سیکھی اور نہ مجھے اس قدوس کا عرفان حاصل ہے۔

کون آسمان پر چڑھا اور پھر نیچے اُترا؟

کس نے ہوا کو اپنی مٹھی میں جمع کر لیا؟

کس نے پانی کو چادر میں باندھا؟

کس نے زمین کی حدود ٹھہرائیں؟

اگر تُو جانتا ہے تو بتا اس کا کیا نام ہے اور اس کے بیٹے کا کیا نام ہے؟

خُدا کا ہر ایک سخن پاک ہے۔ وہ ان کی سپر ہے جن کا توکل اس پر ہے۔ تُو اس کے کلام میں کچھ نہ بڑھانا۔ مبادا وہ تجھ کو تنبیہہ کرے اور تُو جھوٹا ٹھہرے۔

مَیں نے تجھ سے دو باتوں کی درخواست کی ہے میرے مرنے سے پہلے ان کو مجھ سے دریغ نہ کر۔

بطالت اور دروغ گوئی کو مجھ سے دُور کر دے اور مجھ کو کنگال کر نہ دولت مند۔

میری ضرورت کے مطابق مجھے روزی دے۔ ایسا نہ ہو کہ مَیں سیر ہو کر انکار کروں اور کہوں خُداوند کون ہے؟ یا مبادا محتاج ہو کر چوری کروں اور اپنے خُدا کے نام کی تکفیر کروں۔‘‘

ہم دیکھتے ہیں کہ یہاں مُنادی شروع ہوتی ہے اگر ہم یہودی تاریخ کی تحقیق کریں تو اس میں اس نبی یا اجور نامی اس شخص کا کوئی ذِکر نہیں۔ ہمیں تفسیر میں یہ نام ملے گا جس کا مطلب ہے وہ شخص جس کو کبھی اِنسانی حکمت نہ سکھائی گئی ہو۔ ہم دیکھتے ہیں کہ دُنیا میں خُدا کی منادی کی نوعیت کا اِظہار پہلے ہی سے کیا گیا۔ جن لوگوں کو اِنسانی حکمت یا اِنسانی حکمت کے ذریعہ کلامِ مقدس کے معنی نہیں سکھائے گئے بلکہ وہ لوگ جو خُدا پر یقین رکھتے اور اس کے کلام پر یقین رکھتے ہیں وہ اس آدمی کی طرح سوال پوچھتے ہیں۔ آسمان پر چڑھنے اور پھر نیچے اُترنے کی قدرت کس میں ہے؟ یہ کون ہے جس

کے پاس آندھی کو اپنی مُٹھی میں بند کرنے اور جدھر چاہے اس کا رُخ موڑنے کی قدرت ہے؟ یہ کون ہے جو یہ قدرت اور استحقاق رکھتا ہے کہ آندھیوں کو پانی کی چادر میں بدل دے؟ کون ہے یہ آدمی؟ یہ کون ہے؟ سب سے زیادہ اہم بات یہ کہ اس کا بیٹا کون ہے؟

ہم نے اِسے دیکھا ہے (ہم اس کے گواہ ہیں) ہم اس کا جواب جانتے ہیں۔ یہ قادرِ مطلق خُدا ہے جو طوفانی آندھیوں کو اپنی مُٹھیوں میں بند رکھتا ہے اور ان کو جہاں چاہتا ہے لے جاتا ہے اور وہ ان کو پانی کی چادر میں بدل سکتا ہے۔ یہ کون ہے؟ اور زیادہ اہم بات یہ کہ اس کا بیٹا کون ہے؟

یہ اجور صرف دو اِفراد سے مخاطب نہیں تھا۔ جن دو افراد کے نام یہاں مذکور ہیں یہودی رواج کے مطابق ہیں جس میں ہر شخص کے نام کا مطلب ہوا کرتا تھا۔ اس سے اس بات کی نشان دہی ہوتی ہے کہ وہ لوگوں کی مختلف جماعتوں سے مخاطب ہے جو ناموں کے مطابق زِندگی بسر کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک نام کا مطلب ہے: ''مَیں خُدا کے بغیر بہت کمزور (رہا) ہوں، بے دل ہوں۔'' وہ لوگ جنہوں نے خُدا کو اپنی زِندگی سے نکال دیا تھا اور اَب کمزور ہیں، اور نہیں جانتے کہ کس طرف رجوع کریں، جو اس دُنیا میں گُم ہو کر رہ گئے ہیں، جو اب قادرِ مطلق خُدا اور اس کی قدرت پر یقین نہیں رکھتے۔ یہ پیغام لازماً ان لوگوں تک پہنچنا چاہیے۔ یہ پیغام کہ ایک خُدا ہے جس کے پاس یہ قدرت ہے اور اس نے ہمیں اپنا بیٹا دے دیا ہے جو ان سب لوگوں کو جو اس پر اِیمان لاتے اور اس کی پیروی کرتے ہیں، لازوال زِندگی عطا کرتا ہے۔

دوسرا نام جس کا ذکر یہاں کیا گیا ہے اس کا مطلب ہے: ''خُدا میرے ساتھ ہے اور یہ خُدا کی مرضی کے مطابق ہے۔'' دُنیا میں ایسے لوگ ہیں جن کا اِیمان ہے کہ خُدا ان کے ساتھ ہے اور خُدا نے ان کے ذہن خودنمائی میں تبدیل کر دیئے ہیں اور ان کا خیال ہے کہ ان کو مزید خُدا کی طرف رجوع لانے کی ضرورت نہیں رہی۔ اب وہ اس بات کو تسلیم نہیں کرتے کہ گنہگار ہیں۔ ان کا اِیمان ہے کہ اب وہ مزید گُناہ نہیں کر سکتے۔ اور چونکہ خُدا ان کے ساتھ ہے وہ ان کو مسلسل برکت دیتا رہے گا۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا اگر دوسرے کو بھی برکت ملی ہے۔

ہم یہاں دیکھتے ہیں کہ یہ پیغام، یہ تعلیم، یہ منادی کل بنی نوع اِنسان تک پہنچنی چاہیے۔ ان لوگوں تک جو بھٹک چکے ہیں اور ان لوگوں تک بھی جن کا اِیمان ہے کہ انہیں خُدا کے ساتھ ملاپ کی ضرورت نہیں۔ ہم یہاں کس حیثیت میں آتے ہیں۔ یہ ہمارے دِلوں کا ذاتی معاملہ ہے۔

اجور نے خُدا سے اِلتجا کی کہ مرنے سے پہلے اسے دو چیزیں چاہئیں۔ اور ہم نے ان دو چیزوں کے بارے میں سُنا ہے اور ہم نے اس بڑے خطرے کو بھی بھانپ لیا ہے جو اس وقت درپیش ہوتا ہے جب ہمیں بہت سی برکات مل جاتی ہیں

اور ہم ان کو اپنی برکتیں کہنے لگتے ہیں۔ یعنی ہمیں اب خُدا کی ضرورت نہیں رہی۔ ہمیں اپنی شُکرگزاریاں اس کے حضور گزراننے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اگر ہمیں بہت کم ملتا ہے تو ہم چوری کا آسان راستہ اِختیار کر لیتے ہیں۔ اگر ہم چور نہیں بنتے تو ہم خُدا کو اِلزام دینے لگتے ہیں اور کہتے ہیں: ''اگر واقعی خُدا ہے تو وہ ہمیں برکت کیوں نہیں دیتا؟'' اجور بس اِتنا مانگتا ہے جو قناعت سے زِندگی بسر کرنے کے لیے کافی ہو۔

اپنی رُوحانی زِندگی میں ہماری بھی یہی خواہش ہونی چاہیے کہ ہمیں اس تعلیم کے وسیلہ سے اِتنی کافی رُوحانی برکات عطا ہوں کہ ہمیں ایسا ہی ملے جیسا کہ خُدا کے اس کلام میں پولوس رسول نے کرنتھس کی کلیسیا کو لکھا تھا کہ

''نجات پانے والوں کے لیے خُدا کی قدرت ہے۔'' اگر ہم اس تعلیم پر عمل کریں گے تو ہم جان جائیں گے کہ اس نے یہ نہیں کہا کہ ایسا اور کچھ نہیں جس کی ضرورت ہے۔

پولوس نے اس پہلے باب میں اپنی تعلیم کا یہ کہہ کر اختتام کیا ہے کہ مسیح کی راست بازی حاصل کرنے کا، مسیح کا تقدس حاصل کرنے کا، مسیح کی معافی حاصل کرنے کا، مسیح کے جی اُٹھنے (کی قیامت) حاصل کرنے کا اور مسیح کی رہائی حاصل کرنے کا یہ پہلا زینہ ہے۔ ہمیں پہلی ہی برکت پر رُک نہیں جانا چاہیے۔ ہمیں وہ سب برکات حاصل کرنی چاہئیں جو خُدا نے کلیسیا کو خدمت کے وسیلہ سے، اور ساکرامنٹوں کے وسیلہ سے عطا کی ہیں۔ ہمیں ان کو مضبوطی سے تھامے رہنا چاہیے۔

ہمیں مسیح کی اس نعمت کو ملنے والی نعمتوں میں سب سے عظیم نعمت کے طور پر کلیسیا کے اندر رکھنا چاہیے اور ہمیں ہر وقت اس کے لیے شکرگزار ہونا چاہیے۔ اور اس حیرت انگیز فضل کے لیے شکر ادا کرنا چاہیے جو مسیح نے اپنے ساتھ خُدا کی بادشاہی میں ہونے کے لیے اور پھر اَبدی زِندگی میں داخل ہونے کے لئے برکت کی تیاری کے لئے، عطا کیا ہے۔ یہ وہ برکتیں ہیں جن کو ہمیں اپنے بیچ میں سے گنوانا نہیں چاہیے۔ بے شک دُنیا کی نظر میں یہ ایک ناپسندیدہ تعلیم ہو لیکن جیسا کہ اجور نے دیکھا ہمیں لازماً خُدا کے کلام کا وفادار رہنا چاہیے۔ ہمیں نہ تو اس میں کوئی اضافہ کرنا ہے اور نہ ہی کچھ نکالنا ہے۔ ہمیں نجات کی اس خوش خبری کے، خُدا کی بادشاہی کی خوش خبری کے اور مسیح کے اس اہم پیغام کے وسیلہ ثابت قدم رہنا ہے:

راہ اور حق اور زِندگی مَیں ہوں کوئی میرے وسیلہ کے بغیر باپ کے پاس نہیں آتا۔''

اپاسٹل کلف فلور

نارتھ کوئینز لینڈ

زِندگی کا کلام

حوالہ: حزقی ایل 34:1-16 آیت:

''اور خُداوند کا کلام مجھ پر نازل ہوا۔ کہ اَے آدم زاد اِسرائیل کے چرواہوں کے خلاف نبوت کر۔ ہاں نبوت کر اور اُن سے کہہ خُداوند خُدا چرواہوں کو یوں فرماتا ہے کہ اِسرائیل کے چرواہوں پر افسوس جو اپنا ہی پیٹ بھرتے ہیں۔ کیا چرواہوں کو مناسب نہیں کہ بھیڑوں کو چرائیں؟۔ تم چکنائی کھاتے اور اُون پہنتے ہو اور جو فربہ ہیں ان کو ذبح کرتے ہوں لیکن گلہ نہیں چراتے۔ تم نے کمزوروں کو توانائی اور بیماروں کو شفا نہیں دی اور ٹُوٹے ہوئے کو نہیں باندھا اور وہ جو نکال دیے گئے ان کو واپس نہیں لائے اور گُم شُدہ کی تلاش نہیں کی بلکہ زبردستی اور سختی سے ان پر حکومت کی۔ اور وہ تِتّر بِتّر ہو گئے کیوں کہ کوئی پاسبان نہ تھا اور وہ پراگندہ ہو کر میدان کے سب دِرندوں کی خوراک ہوئے۔ میری بھیڑیں تمام پہاڑوں پر اور ہر ایک اُونچے ٹیلے پر بھٹکتی پھرتی تھیں۔ ہاں میری بھیڑیں تمام رُوئے زمین پر تِتّر بِتّر ہو گئیں اور کسی نے نہ اُن کو ڈھونڈا اور نہ اُن کی تلاش کی۔ اِس لیے اَے پاسبانو خُداوند کا کلام سُنو۔ خُداوند خُدا فرماتا ہے مجھے اپنی حیات کی قسم چونکہ میری بھیڑیں شکار ہو گئیں ہاں میری بھیڑیں ہر ایک دشتی دِرندہ کی خوراک ہوئیں کیوں کہ کوئی پاسبان نہ تھا اور میرے پاسبانوں نے میری بھیڑوں کی تلاش نہ کی بلکہ اُنہوں نے اپنا پیٹ بھرا اور میری بھیڑوں کو نہ چرایا۔ اس لیے اَے پاسبانو خُداوند کا کلام سُنو۔ خُداوند خُدا یوں فرماتا ہے کہ دیکھ مَیں چرواہوں کا مخالف ہوں اور اپنا گلّہ ان کے ہاتھ سے طلب کروں گا اور اُن کو گلہ بانی سے معزول کروں گا اور چرواہے آئندہ کو اپنا پیٹ نہ بھر سکیں گے کیوں کہ مَیں اپنا گلہ اُن کے منہ سے چھڑا لُوں گا تاکہ وہ اُن کی خوراک نہ ہو۔ کیوں کہ خُداوند خُدا فرماتا ہے دیکھ مَیں خود اپنی بھیڑوں کی تلاش کروں گا اور اُن کو ڈھونڈ نکالوں گا۔ جس طرح چرواہا اپنے گلّہ کی تلاش کرتا ہے جب کہ وہ اپنی بھیڑوں کے درمیان ہو جو پراگندہ ہو گئی ہیں اسی طرح میں اپنی بھیڑوں کو ڈھونڈوں گا اور اُن کو ہر جگہ سے جہاں وہ اَبر اور تاریکی کے دِن تِتّر بِتّر ہو گئی ہیں چھڑا لاؤں گا۔ اور مَیں اُن کو سب اُمتوں کے درمیان سے واپس لاؤں گا اور سب مُلکوں میں سے فراہم کروں گا اور اُن ہی کے ملک میں پہنچاؤں گا اور اِسرائیل کے پہاڑوں پر نہروں کے کنارے اور زمین کے تمام آباد

مکانوں میں چراؤں گا۔ اور ان کو اچھی چراگاہ میں چراؤں گا اور اُن کی آرام گاہ اِسرائیل کے اُونچے پہاڑوں پر ہوگی۔ وہاں وہ عُمدہ آرام گاہ میں لیٹیں گی اور ہری چراگاہ میں اِسرائیل کے پہاڑوں پر چریں گی۔ مَیں ہی اپنے گلّہ کو چراؤں گا اور اُن کو لٹاؤں گا خُداوند خُدا فرماتا ہے۔ مَیں گُم شُدہ کی تلاش کروں گا اور خارج شُدہ کو واپس لاؤں گا اور شکستہ کو باندھوں گا اور بیماروں کو تقویت دُوں گا لیکن موٹوں اور زبردستوں کو ہلاک کروں گا۔ مَیں ان کو سیاست کا کھانا کھلاؤں گا۔''

خُدا ہمیں بتاتا ہے کہ وہ بھلا ہے اور قابلِ اعتبار چرواہا اور بشمول ہمارے کوئی شخص بھی کسی طور پر بھی اس درجہ بھلا او قابلِ اعتبار نہیں ہے لیکن جو لوگ اس کے زیرِ نگرانی بھیڑ کی مانند عاجزی اِختیار کرتے ہیں وہ اس کی محبت، رحمت اور اس کے وعدہ میں شریک ہوں گے۔

یہ حزقی ایل نبی ہے جو خُدا کے اِختیار کے ساتھ اور خُدا کے نام میں اِسرائیل کے چرواہوں سے اور پھر اِسرائیل قوم سے مخاطب ہے۔ یہ ایسا کلام ہے جو ہم سے متعلق ہے اور پوری طرح سے ہم پر صادق آتا ہے۔

خُدا پاسبانوں سے کہتا ہے (موجودہ دَور کے رہنماؤں سے) کہ وہ کس حد تک اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

وہ ان کو ان کی ہی بُری کارکردگی سے آگاہ کرتا ہے۔ یہ بالکل ایسے ہی ہے گویا نگران بورڈ کا چیئرمین کمپنی کے اعلیٰ عہدے داران کا تجزیہ کر رہا ہے۔ اب اس کا اِطلاق فقط آج کی کمپنیوں (اداروں) کے اعلیٰ عہدے داروں ہی پر نہیں ہوتا بلکہ تمام تر مُمکنہ اِداروں اور تنظیموں پر بھی ہوتا ہے بلکہ سب سے بڑھ کر کلیسیاؤں کے سینئر اعلیٰ عہدے داران پر بھی ہوتا ہے۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ خُدا کا کلام آج کل کس طرح سے صادق آتا ہے۔

ہم کس طرح اہتمام کرتے ہیں؟ ہمارے اعمال (کارکردگی) کے پیمانہ کے طور پر خُدا کی تکریم اور اس کے جوہر کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ لہٰذا یسُوع مسیح کی کلیسیاء میں ہر فرد کو یہ دیکھنے کے لیے کہ خُدا کی یہ نصیحتیں کس حد تک قابلِ عمل ہیں ہمیشہ پلٹ کر خُدا کی باتوں کو ذہن میں لانا چاہیے۔ خُدا کے تاکستان میں کام جاری رکھنے کے لیے گیان اور دھیان کنجی ہے۔ یہ درست ہے کیوں کہ یہ خُدا کی ہدایات کے تحت ہی کارگر ہوتی ہے۔ اس کی باتوں اور اس کی ہدایات کے متلاشی ہونا اور پھر اس کے مطابق زِندگی بسر کرنا۔

خُدا ہمیں اپنا پیمانہ (پیمائش کا ترازو) دیتا ہے۔ جیسا کہ وہ ازخود چرواہا ہے اس لیے سب خادموں پر نظر بھی رکھتا ہے۔ لیکن ہمیں یہ نہیں سوچنا چاہیے کہ یہ ایک ناممکن کام ہے یعنی ہمیں اس کا آغاز بھی نہیں کرنا چاہیے۔ ایسی سوچ کے حامل ہونے سے ہم خُدا کی ممکنہ مدد سے خارج ہو جائیں گے۔

خُدا بہت اچھی طرح جانتا ہے کہ اِنسان ہوتے ہوئے ہم کامل نہیں ہیں لہٰذا ہمارے امکانات محدود ہیں۔ لیکن اگر

ہم اسے اپنے اندر بسنے دیتے ہیں اسے موقع دیتے ہیں کہ وہ ہمیں گلہ کے اچھے چرواہے بنائے، خُدا ہمیں برکت دے سکتا ہے۔ لہٰذا خُدا کے مقصد پر اس کی رہنمائی میں پورے اعتماد کے ساتھ کام کرنا قابلِ قدر ہے۔

اب نبیوں کے وسیلہ سے خُدا ہمارے دَور (موجودہ) دَور کی قوم بھی بن جاتا ہے (جائے گا)۔ وہ ہمیں اپنا آئینہ دیتا ہے جس میں ہم دیکھ سکتے ہیں کہ ہم کیا کرتے ہیں۔ اکثر اوقات ہم اس بھلائی (اچھی چیز) کی طرف توجہ نہیں دیتے جو خُدا ہمیں دیتا ہے بلکہ اسے کُچل دیتے ہیں یا آلودہ کر دیتے ہیں۔ ہمیں ہمیشہ خبردار رہنا چاہیے کہ بھیڑوں کی کھال میں بھیڑیے بھی ہو سکتے ہیں۔ خُدا نے یہ بات واضح کر دی ہے کہ اس کی نظر میں یہ رویہ قابلِ قبول نہیں۔ خُدا کی نظروں میں قابلِ قبول نہ ہونا، کیا ہم اندازہ کر سکتے ہیں کہ اس کا مطلب کیا ہے؟ خیر (پس) خُدا کے فرزند ہوتے ہوئے یہ ہم پر منحصر ہے کہ ہم ہمہ تن محو ہو کر خود سے پوچھیں، مَیں کیسے سوچتا ہوں؟ مَیں کیسے بات کرتا ہوں؟ مَیں کیا کر رہا ہوں؟ کیا خُدا اس پر خوش ہو کر نظر ڈالتا ہے؟ (اسے دیکھ کر خوش ہوتا ہے؟) ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم ہر روز اس سے باخبر رہیں۔

یہ رہنمائی خُدا کے ہاتھوں ہماری تشکیل نو میں مددگار ثابت ہوسکتی ہے۔ ہم دلیری سے اس کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہیں۔ خود کو اس کی سپردگی میں دے دیتے ہیں۔ اپنے قول وفعل پر غور کرتے ہیں اور یوں عملی طور پر اس کے لیے زمین ہموار کر دیتے ہیں کہ وہ ہمیں تبدیل کر سکے۔ لیکن ہر فرد کی آنکھیں اس پر لگی ہونی چاہئیں دوسروں پر نہیں۔ بے شک یسُوع مسیح میں بھائیوں اور بہنوں کی مدد کو بھی شامل کیا جا سکتا ہے (مثلاً دُعاؤں اور تعاون کے ذریعہ)۔

ہمیں یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ ہم اسی صورت میں کسی شخص کی سوچ اور قول وفعل کو بدلنے میں مدد کر سکتے ہیں جب تک وہ خود نہ کہے۔ کتنی دفعہ ہی اس شخص کے مدد مانگے بغیر ہی ہم سوچتے ہیں کہ ہمیں اس کی مدد کرنی چاہیے؟ پھر ہم حیران ہوتے ہیں کہ ہماری اس مدد کا ہماری توقع کے مطابق خاطرخواہ اثر کیوں نہیں ہوا۔

ہمارے مانگے بغیر خُدا ہماری مدد کیسے کر سکتا ہے؟ وہ اپنے دانش مندانہ منصوبہ کے مطابق اور صحیح راستہ پر ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ لیکن ہمارا بھی اس کا خواہش مند ہونا اور مانگنا ضروری ہے۔ لیکن کسی خصوصیت کے ساتھ نہیں جیسا کہ اکثر ہوتا ہے۔ زِندگی سے متعلق ہمارے اپنے نظریات ہوتے ہیں کہ اس کو کیسا ہونا چاہیے اور خُدا سے ایسا ہی کرنے کے لیے اِلتماس کرتے ہیں۔ یعنی خُدا ہماری زِندگیوں کو مختلف راستوں پر ڈالنا چاہتا ہے یعنی مغلوب کرنا چاہتا ہے۔ جب مَیں اپنی رائے اور مرضی منوانا چاہتا ہوں تو خُدا کی باتیں مجھ سے علیحدہ ہو جاتی ہیں۔ جیسا کہ ’’تیری مرضی پوری ہو۔‘‘

ہم فقط سلامتی، خاموشی اور ہر چیز سے لاتعلق ہو کر ہی دُنیا (کے ماحول) سے باہر نکل سکتے ہیں اور خُدا ہی میں رُوح القدس کے ساتھ وابستہ ہو جاتے ہیں۔ اس طرح سے ہم اس کے کلام اور اس کی مرضی کا تجربہ حاصل کرتے ہیں کیوں کہ وہ اچھا چرواہا ہے۔

حزقی ایل 31:34 آیت:

’’اورتم اَے میری بھیڑو، میری چراگاہ کی بھیڑو اِنسان ہو اورمَیں تمہارا خُدا ہوں خُداوند خُدا فرماتا ہے۔‘‘

اگر ہم عاجزی کے ساتھ خود کو خُداوند کی نگرانی میں دے دیتے ہیں تو پھر ہم اس کی محبت، اس کے فضل اور اس کے وعدوں میں حصہ دار ٹھہرتے ہیں۔

جب ہم خُداوند یسُوع مسیح کے رُوح اور زِندگی کو قبول کر لیتے ہیں (لیں گے) تو خُدا کی ہری بھری چراگاہ کو دیکھتے ہیں (دیکھیں گے)۔ اور تجربہ کرتے ہیں کہ خُدا کس طرح ایک اچھا چرواہا ہے۔ پس خُدا کے تمام تر فرزند اس کی بھیڑیں ہیں اور اس کی آواز سُنتی ہیں۔

منجانب: نیدر لینڈ کلیسیاء

Word of Life No.11 - 2018

زِندگی کا کلام

حوالہ: لوقا 17:20-21 آیت:

’’جب فریسیوں نے اُس سے پوچھا کہ خُدا کی بادشاہی کب آئے گی؟ تو اُس نے جواب میں اُن سے کہا کہ خُدا کی بادشاہی ظاہری طور پر نہ آئے گی۔ اور لوگ یہ نہ کہیں گے کہ دیکھو یہاں ہے یا وہاں ہے! کیوں کہ دیکھو خُدا کی بادشاہی تمہارے درمیان میں ہے۔‘‘

ہم ان فریسیوں کو دیکھتے ہیں جو خُدا کے احتسابی دَور میں سے آنکھوں دیکھے پر چلتے تھے۔ انہیں اِیمان لانے کے لئے ضروری تھا کہ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ وہ چاہتے کہ وہ ان کو بتائے یہ کہاں واقعہ ہوگا پھر وہ دوسروں کو بتانے کا اعزاز اور شرف حاصل کریں گے۔ وہ متکبر ہو چکے تھے اور باور کرتے تھے کہ یہ ان ہی کا حق ہے پھر اس نے پیشینگوئی کی کہ یہ فقط ان کے لئے ہے جو اِیمان میں زِندگی گزارتے ہیں۔ وہ لوگ جو ہمیشہ اِیمان رکھتے ہیں اور جو دِل سے اس کے لئے تیار رہتے ہیں۔

متی 8:5 آیت:

’’مبارک ہیں وہ جو پاک دِل ہیں کیوں کہ وہ خُدا کو دیکھیں گے۔‘‘

متی 21:6 آیت:

’’کیوں کہ جہاں تیرا مال ہے وہیں تیرا دِل بھی لگا رہے گا۔‘‘

ان کے دِل خُدا کی طرف لگے رہیں گے اور ان کو کہاں اور کب کی فکر نہیں ہو گی۔ ہمارے خُداوند نے بھی سکھایا ہے جب وہ جلال میں آئے گا تو ایسا ہو گا۔ سب جو تیار ہوں گے دیکھیں گے اور جان لیں گے۔

مرقس 1:9 آیت:

’’اور اُس نے اُن سے کہا مَیں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو یہاں کھڑے ہیں اُن میں سے بعض ایسے ہیں کہ جب تک خُدا کی بادشاہی کو قدرت کے ساتھ آیا ہوا نہ دیکھ لیں موت کا مزہ ہرگز نہ چکھیں گے۔‘‘

ہمیں سبق سیکھنا چاہیے کہ ہم فریسیوں کی طرح نہ بنیں یعنی بلند خیال نہ ہوں اور اپنی ہی ذات پر یقین نہ رکھیں کہ وہ بادشاہی جس کا وعدہ کیا گیا ہے اسے فقط ہم ہی حاصل کریں گے۔ اپنے میں خُدا کی بادشاہی کو پانے کا یہ (کوئی) طریقہ نہیں۔

2- کرنتھیوں 12:10 آیت:

’’کیوں کہ ہماری یہ جرأت نہیں کہ اپنے آپ کو اُن چند شخصوں میں شمار کریں یا اُن سے کچھ نسبت دیں جو اپنی نیک نامی جتاتے ہیں لیکن وہ خود اپنے آپ کو آپس میں وزن کر کے اور اپنے آپ کو ایک دوسرے سے نسبت دے کر نادان ٹھہرتے ہیں۔‘‘

پولوس رسول نے ہمیں سکھایا ہے کہ ہمیں خُداوند یسُوع المسیح کی زِندگی کے پیمانے سے خود کو ناپنا چاہیے۔ اور اگر ہم یہ خلوص دِل سے کریں گے تو جلد ہی اپنے دِلوں کی پاکیزگی قائم رکھنے کے لئے اس کے فضل کی ضرورت کو جان لیں گے۔

لوقا 32:24 آیت:

’’اُنہوں نے آپس میں کہا کہ جب وہ راہ میں ہم سے باتیں کرتا اور ہم پر نوشتوں کا بھید کھولتا تھا تو کیا ہمارے دِل جوش سے نہ بھر گئے تھے؟۔‘‘

رومیوں 9:10 آیت:

’’اگر تُو اپنی زبان سے یسُوع کے خُداوند ہونے کا اِقرار کرے اور اپنے دِل سے اِیمان لائے کہ خُدا نے اُسے مُردوں میں سے جلایا تو نجات پائے گا۔‘‘

1- کرنتھیوں 9:2 آیت:

’’بلکہ جیسا لکھا ہے ویسا ہی ہوا کہ جو چیزیں نہ آنکھوں نے دیکھیں نہ کانوں نے سُنیں نہ آدمی کے دِل

میں آئیں۔ وہ سب خُدا نے اپنے محبت رکھنے والوں کے لئے تیار کر دیں۔‘‘

اپاسٹل کلف فلور

نارتھ کیوئینز لینڈ

Word of Life No.12 - 2018

زِندگی کا کلام

حوالہ: 1- کرنتھیوں 2:1-10 آیت:

’’اور اَے بھائیو! جب مَیں تمہارے پاس آیا اورتم میں خُدا کے بھید کی منادی کرنے لگا تو اعلیٰ درجہ کی تقریر یا حِکمت کے ساتھ نہیں آیا۔ کیوں کہ مَیں نے یہ اِرادہ کر لیا تھا کہ تمہارے درمیان یسُوع مسیح بلکہ مسیحِ مصلوب کے سوا اور کچھ نہ جانُوں گا۔ اورمَیں کمزوری اور خوف اور بہت تھرتھرانے کی حالت میں تمہارے پاس رہا۔ اور میری تقریر اور میری منادی میں حِکمت کی لبھانے والی باتیں نہ تھیں بلکہ وہ رُوح اور قدرت سے ثابت ہوتی تھی۔ تاکہ تمہارا اِیمان اِنسان کی حِکمت پر نہیں بلکہ خُدا کی قدرت پر موقوف ہو۔ پھر بھی کاملوں میں ہم حِکمت کی باتیں کہتے ہیں لیکن اس جہان کی اور اس جہان کے نیست ہونے والے سرداروں کی حِکمت نہیں۔ بلکہ ہم خُدا کی وہ پوشیدہ حِکمت بھید کے طور پر بیان کرتے ہیں جو خُدا نے جہان کے شروع سے پیشتر ہمارے جلال کے واسطے مقرر کی تھی۔ جسے اس جہان کے سرداروں میں سے کسی نے نہ سمجھا کیوں کہ اگر سمجھتے تو جلال کے خُداوند کو مصلُوب نہ کرتے۔ بلکہ جیسا لکھا ہے ویسا ہی ہوا کہ جو چیزیں نہ آنکھوں نے دیکھیں نہ کانوں نے سُنیں نہ آدمی کے دِل میں آئیں وہ سب خُدا نے اپنے محبت رکھنے والوں کے لئے تیار کر دیں۔ لیکن ہم پر خُدا نے اُن کو رُوح کے وسیلہ سے ظاہر کیا کیوں کہ رُوح سب باتیں بلکہ خُدا کی تہہ کی باتیں بھی دریافت کر لیتا ہے۔‘‘

ہدف (مقصد): کلیسیا کے نظریہ کی بنیاد خُدا کے مصلوب بیٹے میں اِیمان پر ہے۔ خُدا کا نجات کا منصوبہ کوئی بھید نہیں۔ رُوح القدس خُدا کے کام کو، خُدا کی محبت کو جاننا۔

1- کرنتھس میں پولوس کی آمد

اپنے اس دوسرے مشنری سفر میں پولوس ایتھنے سے کرنتھس میں آیا (اعمال 18)۔ وہاں اس کا قیام 18 مہینے رہا اور

اس نے یہودیوں اور یونانیوں کو یسُوع مسیح کی انجیل کے بارے میں بتایا۔ کلیسیا کے نام اس کے خط میں اب وہاں کی صورت حال کے بارے میں خلاصہ بیان کیا گیا ہے۔ جو غالبًا بے شمار مسائل، بدانتظامی اور کشیدگی سے پیدا ہوئی ہے۔

پولوس اپنے خط کا آغاز ہی اپنی سرگرمیوں کے شروع میں اپنے ماضی پر نظر ڈالتے ہوئے کرتا ہے۔ ایک بار پھر وہ ان کو وہ اِبتدائی واقعات یاد دِلاتا ہے اور یوں پولوس کلیسیا کو ان کے اِیمان کی بنیاد کی یاد دِلاتا ہے۔ یسُوع مسیح کی۔

ہماری کلیسیا کے معاملات اور مسائل جب اُبھرتے ہیں تو اس کے حل کے لیے یہ واضح کر دینا نہایت ضروری ہے کہ ہمیں اوّلین مقام اس ذات کو دینا چاہیے جس پر ہمارا اِیمان ہے۔

خُدا ہمارا خُداوند ہے۔ یسُوع کلیسیا کا سر ہے۔

صرف اس کے طفیل صحیح جواب اور حل کا انکشاف ہوگا۔

1- انجیل کی منادی

2.1 میں پولوس اعلیٰ درجہ کی تقریر اور حکمت کے ساتھ نہیں آیا۔

☆ چرچ پلاننگ (کلیسیاؤں کے قیام کا کام) خصوصی تاثر اور لیاقت کے اِظہار کے بغیر کیا جاتا ہے۔

☆ خارجی طرزِ عمل انجام کار غیر موثر ثابت ہوتا ہے۔

☆ اس کا انحصار اِرادہ (دل) پر ہے: جب خُدا کا رُوح دِل (اِرادہ) میں رونما ہوتا ہے تو خُدا کے ساتھ اور بے شمار وفاداروں، کلیسیا میں ذاتی (شخصی) تعلق قائم ہو جاتا ہے۔

2.2 فقط مصلوب یسُوع مسیح

☆ انجیل کا پیغام آسان اور واضح (صاف) ہے۔

☆ لبھانے والی باتوں کا اضافہ کرنا ضروری نہیں۔

☆ ہمارے خُداوند کی مصلوبیت قطعی ہے اور اسے نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔

3.2 کمزوری اور خوف اور بہت تھرتھرانے کی حالت میں

☆ پولوس جو بیشتر معاملات میں وسیع معلومات رکھتا تھا (عالم تھا)

☆ یہاں خود پر قابو رکھتے ہوئے اعتراف کرتا ہے۔

☆ خُدا کلیسیا قائم کر رہا ہے (اعمال 10:18) پولوس خُداوند یسُوع کا فقط ایک پیغام رساں ہے۔

4.2 رُوح اور قدرت سے ثابت ہونے والی باتیں (وعظ)

☆ اِنسانی حکمت پر نہیں بلکہ فقط خُدا کے رُوح اور قدرت سے۔

☆ خُدا کا مستند پیغام رساں ہے خُدا کے کاموں کو (حکمت کو) دوسروں تک پہنچا سکتا ہے۔

☆ کوئی احمقانہ باتیں یا فلسفہ نہیں، بلکہ رُوح سے، رُوح سے اور رُوح سے۔ (کی معرفت)

5.2 تا کہ اِیمان خُدا کی قدرت پر موقوف ہو

☆ اِیمان پولوس، اپلوس یا کسی اور اِنسان پر موقوف نہیں بلکہ فقط خُدا پر موقوف ہے۔ پس تقسیم (بٹوارہ) اور دلائل اِنسانی رغبت اور حکمت پر موقوف ہونے چاہئیں۔

☆ یہ اس وقت بھی سچ تھا اور آج بھی سچ ہے۔

☆ ایک رُوح، ایک خُداوند، ایک خُدا (1- کرنتھیوں 4:12)

9-6.2 خدمت کی حکمت

پوشیدہ لوگ

☆ خُدا کے کام اِنسانی تصور اور اِنسانی اقدار کے نظام سے مطابقت نہیں رکھتے:

☆ صلاحیت کے بجائے	فضل
☆ اختلافات کے بجائے	محبت
☆ مزاحمت کے بجائے	صلح
☆ پروپیگنڈہ کے بجائے	صبر (برداشت)
☆ جھوٹ کے بجائے	سچ
☆ خودغرض کے بجائے	انصاف

10.2 خُدا نے ان کو خُدا کے رُوح کے وسیلہ سے ظاہر کیا

☆ خُدا کے کام اب پوشیدہ نہیں رہے۔

☆ اس کے رُوح نے ہر مطلوبہ چیز کو ظاہر کر دیا۔

☆ ٹاؤن ہال میں نئی عمارت کے ایریا کے لئے ترقیاتی منصوبہ کو دیکھا جا سکتا ہے۔

یسُوع مسیح کی انجیل میں دُنیا کی نجات کے لئے نجات کے منصوبہ کو دیکھا جا سکتا ہے۔ شہروں اور بلدیات میں زاید استعمال زمینی منصوبہ جات کے برعکس خُدا کا یہ نجات کا منصوبہ دائمی ہے اس لئے اس میں کسی ترمیم کی ضرورت نہیں۔ اس کی وقعت سرسری نظرڈالنے سے کہیں بڑھ کر ہے۔ یہ باقاعدہ مطالعہ کا متقاضی ہے۔ اس میں ہم خُدا کی محبت کو پالیتے ہیں۔

منجانب: کلیسیا۔ جرمنی

زِندگی کا کلام

حوالہ: متی 5:33-37 آیت

’’پھر تم سُن چکے ہو کہ اگلوں سے کہا گیا تھا جُھوٹی قسم نہ کھانا بلکہ اپنی قسمیں خُداوند کے لئے پوری کرناؔ لیکن مَیں تم سے یہ کہتا ہوں کہ بالکل قسم نہ کھانا۔ نہ تو آسمان کی کیوں کہ وہ خُدا کا تخت ہےؔ۔ نہ زمین کی کیوں کہ وہ اُس کے پاؤں کی چوکی ہے۔ نہ یروشلم کی کیوں کہ وہ بزرگ بادشاہ کا شہر ہےؔ۔ نہ اپنے سر کی قسم کھانا کیوں کہ تُو ایک بال کو بھی سفید یا کالا نہیں کر سکتاؔ بلکہ تمہارا کلام ہاں ہاں یا نہیں نہیں ہو کیوں کہ جو اُس سے زیادہ ہے وہ بدی ہےؔ‘‘

مسیح کی اس تعلیم میں ہم اِنسان کی حماقت کو دیکھتے ہیں جو کسی کام کے کرنے کے لئے منت مانتے اور جن چیزوں (باتوں) کا وہ ذِکر اس نے کیا ہے ان کے لئے قسم کھاتے ہوئے کرتا ہے۔ کہ اگر وہ اپنی قسم یا وعدہ کو پورا نہ کر سکا تو وہ کسی کام کو چھوڑ دے گا یا ہمارے لئے کچھ کرے گا۔ سب کام انجام کار ہمارے خالق کے ہاتھ میں ہیں۔ ہم محض مٹّی ہیں اور وہ کمہار ہے۔ اگر ہم اپنی زِندگیاں اس کے حوالہ کر دیتے ہیں تو حرفِ آخر اس کا ہوتا ہے۔

منّت کی نوعیت مثبت بھی ہو سکتی ہے۔ یعنی ہم کچھ کام کریں گے یا منفی بھی ہو سکتی ہے کہ کوئی کام کرنے سے اجتناب کریں گے۔ بائبل میں کسی جگہ بھی یہ ذِکر نہیں ملتا کہ خُداوند نے کبھی ایسا مطالبہ کیا ہے کہ ’’تم یہ منّت ماننا یا وہ منّت ماننا۔‘‘ بلکہ ہمیشہ لوگوں پر ہی ذمہ داری ڈالی ہے۔ اگر تُو منّت مانے‘‘ یا ’’جب تو منّت مانے‘‘ وغیرہ تو پھر اس منّت کو پورا کر۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اِس کا دارومدار ہمارے اُوپر ہے حتیٰ کہ شریعت کے دَور میں بھی منّتیں مانی جاتی تھیں اور پھر ان کو پورا کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جاتی تھی۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ خُدا بیزار ہو اور پرستار کا ضمیر داغ دار ہو جائے۔

’’تیرا منّت نہ ماننا اس سے بہتر ہے کہ تُو منّت مانے اور اَدا نہ کرے۔ (وعظ 5:5)

شریعت میں بھی منّت ماننا بالکل رضاکارانہ ہوتا تھا۔ اور بہت سے معاملات میں ہم دیکھتے ہیں کہ مسیح کی زمینی زِندگی میں منّتیں ماننے اور حلف اُٹھانے کا رواج تھا۔ اس لئے اس نے ہمیں یہ حوالہ دیا ہے تاکہ مسیحی دَور میں لوگ اس طرح کی غلطیاں نہ کریں۔

مسیحی ہوتے ہوئے آج کے دَور میں ہم بھی چرچ میں وعدہ کرتے ہیں۔ بپتسمہ کے وقت وعدہ کرتے ہیں۔ استحکام کی رسم پر وعدہ کرتے ہیں۔ یہ تمام وعدے رضاکارانہ ہوتے ہیں اور زبردستی لاگو نہیں ہوتے۔ اور مسیح کی تعلیم کے موافق

ہیں اور خود ہماری اپنی خامیوں کے اعتراف میں ہوتے ہیں۔

تمام وعدوں کا جواب ''جی ہاں'' سے دیا جاتا ہے۔ اور پھر آخر میں کہا جاتا ہے: ''اَے خُداوند میری مدد کر۔'' وعدہ کے اِنتہائی اہم الفاظ ہیں کیوں کہ ہم اعتراف کرتے ہیں کہ یہ صرف خُدا کی مدد سے ہوسکتا ہے اور یہ کہ ان کو پورا کرنے کے لئے بھی اسی سے توقع رکھ سکتے ہیں۔ اگر اپنی زِندگی میں ہم ان الفاظ (باتوں) کو بھلا دیتے ہیں اور خُدا کے رُوح کے وسیلہ سے خُدا کو مدد کے لئے پکارنا بھول جاتے ہیں اور اسے خود ہی کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو ناکامی مقدر ہے لیکن اگر جیسا کہ لوقا 31:1 میں لکھا ہے، ہم اِیمان لے آتے ہیں ''جو قول خُدا کی طرف سے وہ ہرگز بے تاثیر نہ ہوگا۔'' اور ان باتوں کو یاد رکھتے ہیں جن کا اِقرار ہم نے ''ہاں'' کہہ کر کیا تھا اور اس دُعا کے بارے زیادہ سنجیدگی سے سوچتے ہیں جو ہم نے اس وقت مانگی تھی تو ہم اس متن کو بہتر طور پر سمجھ پائیں گے اور قوت حاصل کریں گے۔

اپاسٹل کلف فلور

نارتھ کیوئینز لینڈ

Word of Life No.14 - 2018

زِندگی کا کلام

حوالہ: یوحنا 41-40:1 آیت

''اُن دونوں میں سے جو یوحنا کی بات سُن کر یسُوع کے پیچھے ہو لئے تھے ایک شمعون پطرس کا بھائی اندریاس تھا۔ اس نے پہلے اپنے سگے بھائی شمعون سے مل کر اس سے کہا کہ ہم کو خرستس یعنی مسیح مل گیا۔''

یہاں یوحنا مسیح کے کاموں کی اِبتدا اور دو آدمیوں کے متعلق ذِکر کرتا ہے جو یسُوع کو ملے تھے۔ وہ یوحنا بپتسمہ دینے والے کے شاگرد تھے، اس کی منادی کے گواہ تھے جس میں یوحنا خُدا کی بادشاہی کے آنے کی اور اِقرار اور توبہ کی بات کیا کرتا تھا۔ انہوں نے بپتسمہ دینے والے (یوحنا) کی گواہی کو سُنا تھا۔ ''دیکھو یہ خُدا برّہ ہے جو دُنیا کا گُناہ اُٹھا لے جاتا ہے۔''

ہوسکتا ہے انہوں نے مسیح کو بپتسمہ لیتے دیکھا ہو اور آسمان سے آنے والی آواز بھی سُنی ہو: ''تُو میرا پیارا بیٹا ہے جس سے مَیں خوش ہوں۔'' اس تمام تر تجربہ سے وہ بہت متاثر ہو گئے اور ان کا تجسّس اس قدر بڑھ گیا، کہ وہ بس یسُوع کے پیچھے ہی چل پڑے۔ اس نے ان کو دیکھ کر ان سے کہا: ''تم کیا ڈھونڈتے ہو؟'' انہوں نے پوچھا: ''تُو کہاں رہتا ہے؟'' یسُوع نے جواب میں اُن سے کہا: ''چلو دیکھ لو گے۔'' انہوں نے یسُوع کی دعوت قبول کرلی اور باقی دِن اس کے ساتھ گزارا۔

اس بات کا ذِکر نہیں کیا گیا کہ یسُوع نے ان کو اس بارے کیا بتایا لیکن اس کے ساتھ ان کا ٹھہرے رہنے اور دیکھنے سے دونوں کو اندازہ ہو گیا تھا کہ یسُوع حقیقت میں مسیح ہے جس کا وہ طویل عرصہ سے اِنتظار کر رہے تھے۔ اب اس پہچان پر ان کا ردِعمل کیا تھا؟ وہ اِس خبر کو خود تک محدود نہیں رکھ سکتے تھے اور نہ ہی انہوں نے ایسا کیا: ''ہم کو خرستس یعنی مسیح مل گیا ہے۔''

ان کو وہ مل گیا تھا جس کی ان کو تلاش تھی اور وہ چاہتے تھے کہ اپنے بھائیوں کو یہ بات بتائیں۔ ان کو بھی اس نجات دہندہ سے ضرور ملنا چاہیے۔ انہوں نے فقط مسیح کا ذِکر کرنے ہی پر اکتفا نہیں کیا۔ اندریاس کو جب اس کا بھائی شمعون ملا تو وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر یسُوع کے پاس لے آتا ہے اس کے اس عمل سے کہانی مزید آگے بڑھتی ہے (واقعات کا سلسلہ) اور زنجیر کی صورت اختیار کر جاتی ہے (کڑی سے کڑی ملتے ملتے ایک زنجیر بن جاتی ہے)۔ ہر شخص اس پرمسرت پیغام کو (نوید مسرت) آگے ہی آگے پہنچاتا ہے۔ ''چلو دیکھ لو۔'' یہ خبر آگ کی طرح پھیلتی ہے اور شعلے تیزی سے ہر ایک کو اپنی لپیٹ میں لے لیتے ہیں۔ ہماری زِندگی میں ایسا کیسے ہوتا ہے؟ ہم میں سے بیشتر لوگ بچپن ہی سے یا پھر کئی سالوں سے مسیحی ہیں۔ انہوں نے پانی اور رُوح سے بپتسمہ بھی لیا ہے۔ خُدا کے کلام کے سائے میں ہر اِتوار آتے رہتے ہیں۔ مسیح کی انجیل (خوش خبری) بار بار ہمارے پاس (نزدیک) لائی جاتی ہے۔ اپنے پیغام رسانوں کے ذریعہ وہ ہمیں شعور عطا کرتا ہے کہ مسیح کی پیروی کرنے کے لئے اور اس کے ساتھ زِندگی کا حامل ہونے کے لئے کیا ضروری ہے۔ روٹی اور مَے میں وہ موجود ہوتا ہے۔ مسیح کا فرمان ہے کہ وہ وہمارے اندر آگ بھڑکانے آیا ہے اور اس سے زیادہ اسے کچھ اور عزیز نہیں ہے کہ یہ آگ پہلے ہی سے بھڑکتی رہے۔ بائبل میں اماؤس کے شاگردوں کا ذکر ملتا ہے کہ اگرچہ پہلے شروع میں انہوں نے یسُوع کو نہ پہچانا، لیکن جب اس نے ان سے بات کی تو ان کے دِل میں آگ بھڑک اُٹھی۔ اور جب وہ میز پر شراکت کے لئے ان کے ساتھ بیٹھا تو ان پر اِنکشاف ہوا کہ وہ کون ہے؟ مزید یہ کہ یہ تجربہ اور یسُوع سے ان کی ملاقات بے نتیجہ نہیں تھی۔ انہوں نے واپس مُڑ کر اپنے بھائیوں کو خبر دی: ''یسُوع زِندہ ہے ہم نے اسے دیکھا ہے۔'' یوحنا نے اپنے پہلے خط میں یوں لکھا: ''جو کچھ ہم نے دیکھا اور سُنا ہے تمہیں بھی اس کی خبر دیتے ہیں تاکہ تم بھی ہمارے شریک ہو اور ہماری شراکت باپ کے ساتھ اور اس کے بیٹے یسُوع مسیح کے ساتھ ہے۔'' (1-یوحنا 3:1) مسیح کے ساتھ ہمارا سامنے ہونے کا ہم پر کیا اثر ہوا؟ جبکہ ہماری زِندگی میں پہلے سے یہ اِلفاظ موجود ہیں: ''ہمیں مسیح (یعنی خرستس) مل گیا ہے۔''

اس کے لازماً پرزور نتائج منظرعام پر آنے چاہئیں۔ اور اس سے ہم میں تحریک پیدا ہونی چاہیے کہ ہم اس پُرمسرت پیغام (نوید مسرت) کو آگے پہنچائیں۔ لوگوں کا ہاتھ پکڑ کر ان کو مسیح کے پاس لائیں۔ اس کے لئے بڑی بڑی عالمانہ تقریروں کی ضرورت نہیں۔ اس کے لئے اتنا کہنا ہی کافی ہے: ''آؤ چل کر دیکھو لو۔ مَیں یہاں گھر پر ہوں۔''

ہم فلپس کی طرح کسی نتھانی ایل سے بددِل نہیں ہوں گے۔ اکثر ہم مسیحی دُنیا کی حالت سے متعلق اور خصوصاً اپنی

کلیسیائی جماعت سے شاکی رہتے ہیں (کی شکایت کرتے ہیں)۔ بیشتر اِفراد کلیسیا (چرچ) سے منہ موڑ لیتے ہیں۔ نئے سِرے (نئی) سے ترقی اور اِضافہ کی ضرورت ہے۔ اکثر ہمارے مشاہدہ میں یہ بات آتی ہے: ''موجودہ دَور میں کون ابھی تک مسیح کے بارے میں کچھ جاننا چاہتا ہے؟''

آیئے ہم خود سے پوچھیں۔ اس دُنیا میں (عالمی سطح پر) کلیسیا اور مسیحیوں کی کیسی تصویر نگاہوں کے سامنے آتی ہے؟ اس مقام پر ہم دوسروں پر نظر رکھنے کے بجائے خود اپنے اندر جھانکیں۔ کیوں کہ بیشتر لوگوں کا خیال ہے کہ ایک مسیحی زِندگی بھر پابندیوں میں جکڑا ہوتا ہے اور جائز اور ممنوع کاموں کے احکام تک محدود ہوتا ہے۔ ذاتی طور پر تادیب سے وابستہ رہتا ہے اور ٹاٹ اور راکھ اوڑھ کر چلتا ہے۔ ایک اِنتہائی ناخوشگوار معاملہ تھا۔ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بیشتر مسیحیوں کی ایسی ہی تصویر ہے۔ ان کی ساری زِندگی بدحالی اور پریشان حالی میں گزرتی ہے۔ حقیقت میں سمجھ سے باہر ہے۔ کیوں کہ جب مجھے موت سے نجات مل گئی ہے اور مَیں یسُوع مسیح کے وسیلہ سے زِندگی گزار سکتا ہوں، اسیری سے آزادی میں آ چکا ہوں (رہائی)، غلام سے (خُدا کا) فرزند بن چکا ہوں اور خُدا کی بادشاہی کا وارث بننے کے لئے بلایا گیاہوں تو میرے دِل کو تو شادمان ہونا چاہیے۔ کیا یہ شادمانی ہماری زِندگیوں سے ظاہر ہوسکتی ہے؟ کیا ہم اس خوش خبری میں جیتے ہیں کہ ہمیں اپنی زِندگی کا نجات دہندہ اور رہائی دینے والا مل گیا ہے؟ زِندگی ہمیں چیلنج کرتی ہے کہ ہم محبت میں زِندگی گزاریں تاکہ اس سے مسیح کی محبت کی روشنی چمکے۔ ہماری پہچان اس سے ہو گی، تقریروں سے نہیں بلکہ ہماری زِندگی اور ہمارے کاموں سے؛ ہمارے پھلوں سے بھی۔ خُدا کے رُوح کی آندھی کو اپنی زِندگیوں میں چلنے دیں تاکہ وہ پھر سے روشن ہو۔ معمولی چنگاری آگ بن جائے اور ہم اس دُنیا کا نُور بننے کا حکم بجا لائیں۔

اپاسٹل ڈیٹ لف لی برتھ
جرمنی

Word of Life No.15 - 2018

زِندگی کا کلام

حوالہ: 1- تمیتھیس 6:6 آیت:

''ہاں دِین داری قناعت کے ساتھ بڑے نفع کا ذریعہ ہے۔''

کتنی زبردست تعلیم ہے۔ دین داری قناعت کے ساتھ بڑے نفع کا ذریعہ ہے۔ یہ نفع اس زِندگی کی قدرتی برکتوں

سے حاصل نہیں ہوتا۔ یہ ان رُوحانی برکات سے حاصل ہوتا ہے جو مسیح کلیسیا پر برساتا ہے۔حتمی نتیجہ یہ ہے کہ اِیمان کی اچھی کُشتی لڑیں۔ اَبدی زِندگی کو تھامے رہیں۔ اگر ہماری دِین داری قناعت کے ساتھ ہو گی تو پھر ہم خُدا کی بادشاہی کی عظیم بخشش کی اُمید رکھ سکیں گے۔ وہ عظیم بخشش جو خُدا ہمیں مسیح کی معرفت عطا کرے گا۔ جہاں ہم ہزاروں سال سکون سے رہ سکیں گے۔ سب کچھ یکساں (برابر) ہوگا۔کوئی مسئلہ درپیش نہیں ہو گا۔ خوراک کی کمی نہ ہو گی۔ کوئی بیماری نہیں ہو گی۔ موت نہیں ہو گی۔ وہاں صرف وہ برکتیں ہوں گی جن کا وعدہ خُدا نے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے کیا ہے۔

کیسی زبردست برکت (شان دار) برکت ہے جو ہم حاصل کر سکتے ہیں اور اس برکت کی کُنجی قناعت ہے۔ رُوح القدس کی برکات ہمیں خُدا کے ساتھ ملاپ کرنے کے قابل بناتی ہیں۔فضل کی برکات ہماری زِندگیوں میں قناعت اور اِطمینان عطا کرتی ہیں۔ ہمارے گُناہوں کی معافی کی برکت اور ان گُناہوں سے مخلصی کی برکات، بلکہ دوسری برکات بھی ملتی ہیں جن کو ہم ارادتاً بھلا دیتے ہیں۔ کتابِ مقدس میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ جب ہمارا خُداوند آسمان پر چڑھ گیا اس نے اپنے فرشتوں کو خدمت گار رُوحیں بنا دیا تھا۔ پولوس رسول کہتا ہے۔ کیا تم نہیں جانتے کہ تمہیں بے شمار فرشتوں کی برکات حاصل ہیں۔ یہ فرشتے وہاں عمر بھر ہماری مدد کرنے کے لئے، رہنمائی کرنے کے لئے اور ہماری حفاظت کرنے کے لئے ہیں، اور وہ ہر وقت وہاں موجود رہتے ہیں۔کلیسیا کے لئے یہ اَن گنت تعداد میں ہے اور ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ ایک اضافی برکت ہے کیوں کہ مسیح چاہتا ہے کہ ہم میں سے ہر فرد خُدا کی بادشاہی کا وارث ہو۔

اگر ہم چاہتے ہیں کہ یہ فرشتے ہمارے ساتھ ہوں۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ وہ ہماری مدد کریں اور ہمارے ساتھ اور ہمارے لئے کام کریں تو یہ بہت آسان ہے۔ ہمارے خُداوند کا فرمان ہے کہ اگر ہم اِس زِندگی میں اس کی گواہی دیں گے تو وہ اپنے باپ اور فرشتوں کے سامنے ہماری گواہی دے گا۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ہم باہر سڑکوں پر جا کر چلا چلا کر خُداوند کا نام لیں۔ اگر ہم اپنی زِندگیوں میں قناعت کا اور مسیح کے خصائل کا اِظہار کرتے ہیں تو یہ ہی گواہی ہے۔

اس نے ہمیں سکھایا ہے کہ اس کے باپ اور فرشتوں کے سامنے توبہ کرنے والے گُناہ گار کی خوشی ننانوے راست بازوں کی نسبت کہیں زیادہ ہوتی ہے۔ فرشتوں کا ہمارے بارے میں جاننا ہمارے لئے بہت اہم ہے کیوں اگر ہم کتابِ مقدس کا مطالعہ کریں تو ہم دیکھیں گے، کیوں کہ وہ فصل کٹائی کے موسم میں فرشتوں کو دُنیا کے چاروں کونوں سے اپنے چُنے ہوئے لوگوں کو جمع کرنے کے لئے بھیجے گا۔ یہ بہت ضروری ہے کہ ہم جانیں کہ ہم کون ہیں؟ اور پطرس رسول کے مطابق یہ یاد رکھنا بھی نہایت اہم ہے (1- پطرس 12:1 آیت)۔ کہ فرشتے بھی خُدا کے بھیدوں کو اور منصوبہ کو جاننے کے خواہش مند ہیں۔ اس لئے جب بھی ممکن ہو سکے ہمیں چاہیے کہ کلیسیائی عبادتوں میں شامل ہوں تاکہ فرشتے ہمیں دیکھ لیں جو خود بھی وہاں سیکھنے (جاننے) کے لئے جمع ہوتے ہیں۔

ہم دیکھ سکتے ہیں کہ اب یہ تمام تر برکات ہمیں عطا ہو چکی ہیں اور یہ فقط ہمیں ہمارے خُداوند اور نجات دہندہ مسیح یسُوع کے وسیلہ سے دستیاب ہیں۔ جو کلیسیا کا سردار ہے۔ہمیں ان برکات کا احترام کرنا چاہیے اور ہمیں اپنی قناعت پسندی کے لئے اس سے کبھی کوئی سہرا اپنے سرنہیں لینا چاہیے۔

اپاسٹل کلف فلور

نارتھ کیوئینز لینڈ

Word of Life　No.16 - 2018

زِندگی کا کلام

حوالہ: زبور 8:34 آیت:

”آزما کر دیکھو کہ خُداوند کیسا مہربان ہے۔

مبارک ہے وہ آدمی جو اُس پر توکل کرتا ہے۔

میز سب زمانوں ہی سے بنی نوع اِنسان کے ایک دوسرے کے اور خُدا کے ساتھ بھی رفاقت کا ایک تصور اور مرقع رہا ہے۔غریب ہوں یا امیر، جو کچھ دستیاب ہوتا ہے وہ ہمیشہ دیا جاتا ہے۔ میز پر سب لوگ شریک ہوتے ہیں، وافر مقدار میں ہوتا ہے اور جو کوئی حاضر ہوتا ہے (موجود) وہ شریک ہوتا ہے او راس کا خیرمقدم کیا جاتا ہے۔ میز پر مہمان نوازی پروان چڑھتی ہے۔ ہم تخلیق کی اِبتدا میں اِنسانوں اور جان داروں کے لئے خُدا کی فکر (اِرادہ) کو دیکھتے ہیں: ”تُو باغ کے ہر درخت کا پھل بے روک ٹوک کھانا“ پیدائش 12:1 آیت میں ہم پڑھتے ہیں: ”تب زمین نے گھاس اور بوٹیوں کو جو اپنی اپنی جنس کے موافق بیج رکھیں اور پھل دار درختوں کو جن کے بیج ان کی جنس کے موافق ان میں ہیں اُگایا۔“

خُدا نے بے قیاس دولت (نعمتیں) پیدا کی ہیں (مہیا) اور ہمیں دے دی ہیں۔ انتخاب کا دائرہ اِنتہائی وسیع ہے (بے شمار چیزیں ہیں جو چاہیں پسند کر سکتے ہیں)۔ خالق نے اپنا کردار ادا کر دیا ہے اور اسے اپنی الٰہی صفات (حیثیت) سے آراستہ کیا ہے۔ بیج اور فصل کٹائی کا سلسلہ کبھی ختم نہیں ہو گا۔ خُدا ہمیشہ سے شفیق اور رحیم دوست (ساتھی) رہا تھا۔ بیابان میں وہ اپنے لوگوں کے ساتھ تھا۔ خُدا نے ان کے کھانے کے لئے ان پر من برسایا اور ان کو آسمانی خوراک بخشی۔ زبور 24:78 اس نے مداخلت کی۔ حیرت انگیز واقعات رُونما ہوئے۔کوہِ سینا پر عہد، بزرگوں کا مُوسیٰ اور ہارون کے ساتھ کھانا۔ ”سو انہوں نے خُدا کو دیکھا اور کھایا اور پیا۔“

یسعیاہ نبی کی معرفت خُداوند نے لوگوں کو بتایا کہ خُدا کی میزوں (دسترخوان) پر شادمانی ہو گی۔

''دیکھو بندے کھائیں گے .... پیئیں گے........... اور شادمان ہوں گے۔'' یسعیاہ 14,13:65۔

23 زبور میں ہم یوں پڑھتے ہیں: تُو میرے دُشمنوں کے رُوبرو میرے آگے دسترخوان بچھاتا ہے۔''

خُدا مسلسل فکر (دیکھ بھال) کرتا ہے اور اس کو ایسا کرنے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ یسُوع ازخود لوگوں کے ساتھ رہتا تھا اور ان کے ساتھ میز (دسترخوان) پر بیٹھتا تھا۔ اگرچہ اس زمانہ میں ہر کوئی اس سے خوش نہ تھا۔ اس کو شدید تنقید سُننا پڑتی تھی۔ ''یہ آدمی گُناہ گاروں کے ساتھ ملتا اور ان کے ساتھ کھانا کھاتا ہے۔'' لوقا 2:15 معینہ دائرے الگ ہونے کے بجائے قائم رہتے ہیں۔ یہ جانتے ہوئے کہ وہ کہاں کا ہے اور کہاں کا نہیں ہے۔ یسُوع کی نظر میں اِیمان داروں کے ساتھ کھانا کھانا بہت اہمیت رکھتا تھا۔ اس سے اس نے یگانگی کی علامت کو قائم کیا۔ پابندیاں اس کا شمار نہیں تھا۔ اِختلافات کو کم کرنا شعار تھا۔ سب لوگوں کی مدد کرنا ضروری تھا۔ اس لئے زِندگی میں قُربت اور براہِ راست دلچسپی لینا ضروری ہے۔ یسُوع نے ہمارے سامنے ایسی زِندگی گزاری۔ ہم چاہتے ہیں کہ بائبل میں سے کچھ مثالیں دی جائیں۔

متی 10:9 آیت:

> ''اور جب وہ گھر میں کھانا کھانے بیٹھا تھا تو ایسا ہوا کہ بہت سے محصول لینے والے اور گُنہگار آ کر یسُوع اور اُس کے شاگردوں کے ساتھ کھانا کھانے بیٹھے۔''

لوقا 16:9 آیت:

> ''پھر اس نے وہ پانچ روٹیاں اور دو مچھلیاں لیں اور آسمان کی طرف دیکھ کر اُن پر برکت بخشی اور توڑ کر اپنے شاگردوں کو دیتا گیا کہ لوگوں کے آگے رکھیں۔''

بنی نوع اِنسان کے ساتھ قربت اس کا شعار ہے۔ وہ ان کی زِندگی میں شریک ہوتا ہے۔جی ہاں وہ ان ہی کا حصہ ہے۔ وہ جہاں موجود ہوتا ہے وہاں ماضی کی حدبندی اور رُکاوٹیں اُٹھ جاتی ہیں۔ وہ محبت کا حُکم نامہ لایا ہے۔ شریعت پوری ہوگئی ہے (ہو جائے گی)۔ مسیح کے ساتھ ایک بالکل تازہ نئ ''روٹی'' آئی ہے وہ روٹی جو آسمان سے آتی ہے اور دُنیا کو زِندگی بخشتی ہے۔ ''زِندگی کی روٹی مَیں ہوں۔'' یوحنا 35:33

ایک نیا کھانا تیار ہوا ہے۔ یہ کم وقتی خوراک نہیں جس کی فعال تاثیر زائل ہو جاتی ہے۔ یہ مسیح ہے جس نے خود کو ہماری خاطر قربان کر دیتا ہے۔''لو کھاؤ یہ میرا بدن ہے .... تم سب اس میں سے پیو کیوں کہ یہ میرا .... خُون ہے۔'' متی 28-26:26 ایک شان دار اور عظیم شراکتی دستر خوان (میز) ہمیں بخشا گیا ہے۔ یہاں اِیمان دار کو مسیح کی قربت کی دعوت دی جاتی ہے۔ (جس سے مزید قربت نہیں ہوسکتی)۔ اور جب ہم اس کی یادگاری میں ایسا کرتے ہیں تو

اس آخری کھانے کی مانوس تصویر نگاہوں میں پھر جاتی ہے اور کچھ چونکا دینے والے مناظر اُجاگر ہوتے ہیں۔ یہاں باغی یہوداہ بھی پطرس کی طرح مسیح کے ساتھ بیٹھا ہوا ہے۔ وہ پطرس جس نے دباؤ برداشت نہ کرتے ہوئے مسیح کا اِنکار کیا تھا۔ یہاں توما ہے جو مسیح کے جی اُٹھنے کا یقین نہیں کر سکتا۔ ہر ایک شاگرد میز پر اس کے ساتھ بیٹھا ہے۔ حتیٰ کہ یوحنا بھی۔ کوئی بھی صلیب کے تلے نہیں ہو گا۔ کسی کو بھی اِنکار نہیں کیا جائے گا۔ یہاں آسمانی روٹی سب کے لئے ہے۔ مسیح کے جی اُٹھنے کے بعد شراکتی میز (پاک عشا کی میز) مسیح کی حضوری کی علامت ہے۔

لوقا 24:30-31 آیت:

''جب وہ اُن کے ساتھ کھانا کھانے بیٹھا تو ایسا ہوا کہ اُس نے روٹی لے کر برکت دی اور توڑ کر اُن کو دینے لگا۔ اِس پر اُن کی آنکھیں کھُل گئیں اور اُنہوں نے اُس کو پہچان لیا اور وہ اُن کی نظر سے غائب ہو گیا۔''

یہ میز خُدا کی بادشاہی ہے جو ہر وقت آراستہ رہتی ہے۔

مُکاشفہ 3:20 آیت:

''دیکھ مَیں دروازہ پر کھڑا ہوا کھٹکھٹاتا ہوں۔ اگر کوئی میری آواز سُن کر دروازہ کھولے گا تو مَیں اُس کے پاس اندر جا کر اُس کے ساتھ کھانا کھاؤں گا اور وہ میرے ساتھ۔''

آنے والی خُدا کی بادشاہی میں اس کے نجات یافتہ اور جلالی لوگوں کے ساتھ پوری پوری شراکت ہو گی۔ میز ہمیشہ کے لئے سدا آراستہ رہے گی۔

''مَیں پیاسے کو آبِ حیات کے چشمہ سے مُفت پلاؤں گا۔'' مُکاشفہ 21:6 آیت

آؤ ہم خوشی کریں اور نہایت شادمان ہوں اور اس کی تمجید کریں......

مبارک ہیں وہ جو برّہ کی شادی کی ضیافت میں بلائے گئے ہیں۔'' مکاشفہ 19:7-9

سب جو مسیح پر اِیمان رکھتے ہیں ان سب کا یہی مقصد (ہدف) ہے۔

''آزما کر دیکھو خُداوند کیسا مہربان ہے۔'' زبور 34:9

اپاسٹل ورنر ویز
ساؤتھ جرمنی (ریٹائرڈ)